۱۹۲واں باب

سلطنتِ روم سے جنگ کی تیّاری

تبوک پر جاتے ہوئے، رجب المرجب ۹ ہجری

۱۱۳: سُوْرَۃُ التَّوْبَة [۹- ۱۰: وَاعْلَمُوْٓا] آیات ۳۸ — ۷۳

نزولی ترتیب پر ۱۱۳ ویں تنزیل، ۱۰ ویں پارے وَاعْلَمُوْٓا میں سورۃ نمبر ۹

روم کے خلاف ایک مسلح کھلی جنگ کی تیاریوں کے دوران ۹ برس سے جاری منافقین سے سرد جنگ بھڑک اُٹھتی ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ	اے نبیؐ،
جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ	کفّار اور منافقین کے ساتھ جہاد کرتے رہو
وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ	اور سختی سے پیش آؤ،
وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ	آخرکار ان کا ٹھکانا جہنّم ہے
وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾	اور وہ رہنے کے لیے بد ترین جگہ ہے۔

باب ۱۹۲

سلطنتِ روم سے جنگ کی تیّاری

۱۱۹: سُوْرَةُ التَّوْبَة [۹- ۱۰: وَاعْلَمُوْآ] آیات ۳۸-۷۳

گزشتہ چھ برس منافقین کو یہ یقین رہا تھا کہ عرب محمد (ﷺ) سے نبٹ لیں گے اور مدینے کے مضافات میں آباد یہود بھی اِس نئے نبیؐ کی بھرپور مزاحمت کریں گے، یوں جلد ہی مدینے کو اسلام سے نجات مل جائے گی۔ گزشتہ چند مہینوں میں اسلام نے ایک طوفانی انداز میں، پہلے سارے عرب سے اُمنڈ کر آنے والی افواج کے دانت کھٹّے کیے پھر شہرِ مدینہ میں یہود کے باقیات کو ہمیشہ کے لیے مٹا دیا۔ پھر مکے کی جانب روانہ ہوئے اور قریش سے معاہدہ کر لیا اور مختصر عرصے میں سارے عرب میں یہود کے باقیات کو خیبر میں جا پکڑا اور اُن کی کمر توڑ دی۔ اس عرصے میں بنو مصطلق کے غزوے میں منافقین بڑی تعداد میں شامل ہوئے، اپنی دانست میں بڑے گل کھلائے مگر سوائے رسوائی پر رسوائی کے کچھ نہیں ملا۔ اب جو مسلمانوں نے روم کو فتح کرنے کی ٹھانی تو اِن منافقین کی فتنہ جو طبیعت پھر جولانی میں آگئی اور اپنی محفلوں میں اللہ کے رسولؐ اور مومنین کے بارے میں واہی تباہی، استہزائیہ باتیں کرنے لگے۔ اس سے قبل غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر اِن کی فضول باتوں کا پول نازل ہونے والی سورتوں [منافقون اور نور] ہی میں کھولا گیا تھا۔ اور گزشتہ چھ برس میں قرآن مجید کی نازل ہونے والی سورتیں ہی اِن کی چھُپ کر کی گئی محفلوں اور اِن کی سرگوشیوں اور اِن کے ذو معانی جملوں کی نشان دہی اور نقاب کشائی کرتی رہی تھیں۔ دم توڑتی جاہلیت کو اب یہ سب سے بڑا ڈر تھا کہ کہیں کوئی ایسی سُورت نازل نہ ہو جائے جو ان کے دلوں کے بھید کھول کر رکھ دے۔ یہ واہی تباہی اور استہزائیہ کلام [و،ت،ا،ک = وتاک] جاہلیۃ (دورِ جاہلیت) کا زمانوں کے تسلسل میں ایک مشترک ورثہ ہے جو آج بھی اپنی پوری شان سے موجود ہے، فرق یہ ہے کہ ہم دورِ نبوت کے جن اوقات کی بات کر رہے ہیں اُس میں منافقین کا طبقہ بڑا سکڑا ہوا تھا اور آج اِس نے پوری امت کو جکڑا ہوا ہے، ساری وتاک اعلانیہ ہے کہیں اِسے چھپانے کی ضرورت نہیں اور عقل و اخلاق سے اتنی گری ہوئی باتیں ہیں کہ جواب دینے کی بھی اکثر ضرورت نہیں ہوتی۔

مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ منافقین کے ساتھ اب نرمی کی ضرورت نہیں بلکہ اِن کے ساتھ سختی سے پیش آؤ،

ابھی تک اِن کے ساتھ در گزر کا معاملہ ہی مناسب سمجھا گیا تھا۔اوس و خزرج کے جو لوگ واقعی شکوک و شبہات میں مبتلا تھے ان کو اسلام پر اطمینان حاصل کرنے کے لیے کافی موقع مل چکا تھا، رہے جھوٹے، سازشی اور بناوٹی مسلمان یعنی منافقین، تو اُن کی زیادتیوں، سازشوں، طعنوں اور مایوسی پھیلانے کو پورے ۹ سال تک صبر سے برداشت کیا گیا تھا، یہ وقت دینِ حق کو پرکھنے کے لیے کافی شافی تھا اب مزید مہلت مناسب نہیں تھی۔(enough is enough)۔ سُوۡرَۃُ التوبہ کا یہ پہلا حصہ جہاد کا اعلان ہوتے ہی انھی تشکیک کے ماروں اور منافقین کی کیفیات اور اِن سے برتاؤ کو بیان کرتا ہے۔ ساتھ ہی شروع اور آخر میں مختصر سا کلام مومنین سے ہے۔اس طرح یہ حصہ بنیادی طور پر منافقین کے روّیے، اِن کی دلی اور نفسیاتی کیفیات اُن کی شناخت ، اُن کے ساتھ مومنوں کے مطلوب طرزِ عمل کو زیرِ بحث لاتا ہے۔یوں پہلا اور تیسرا موضوع اہلِ ایمان سے متعلق ہے۔ دوسرے موضوع میں منافقین تفصیل سے زیرِ بحث آئے ہیں اور منافقین پر گفتگو مزید گیارہ ذیلی مباحث پر مشتمل ہے۔

۱. اہلِ ایمان کو تلقین جہاد، آیات: ۳۸تا۴۱

۲. جہاد کی پکار پر منافقین کا روّیہ، آیات: ۴۲تا۷۰

۱. مشکل جہاد کے اعلان پر منافقین کا ردِ عمل ۴۲
۲. منافقین کی معذرت قبول نہیں کی جائے ۴۳-۴۶
۳. منافقین اگر شریک جہاد ہوں ۴۷-۴۹
۴. منافقین کا نفسیاتی تجزیہ بمقابلہ مومنین کا طرزِ فکر ۵۰-۵۲
۵. منافقین کا دیا کوئی چندہ اور اعانت اللہ کے پاس قبول نہیں ۵۳-۵۵
۶. اللہ منافقین کو دنیا کی زندگی میں سزا دینا چاہتا ہے ۵۵-۵۷
۷. منافقین ہمیشہ مال کے لالچی ہیں اور ہر دم صاحبان امر پر الزامات لگاتے ہیں ۵۸-۶۳
۸. منافقین پول کھل جانے سے خوف زدہ ہیں ۶۴-۶۶
۹. نفاق کے سرغنے ناقابلِ معافی ہیں ۶۶-۶۷
۱۰. منافقین کنجوس ہیں اور برائی کا حکم دیتے ہیں۔ ۶۷-۶۸
۱۱. اِن منافقین کی وہی سرشت ہے جو پہلوں کی تھی۔ ۶۹-۷۰

۳. اہلِ ایمان کی جہاد پر آمادگی آیات: ۳۸ تا ۷۲

• اہلِ ایمان کو تلقین جہاد ۳۸-۴۱

❖ اگر تم جنگ پر جانے کے لیے نہ اُٹھو گے تو اللہ تمہیں دردناک سزا دے گا۔ ۳۸-۳۹

❖ دین اسلام کے غلبہ کے لیے تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا۔ ۳۹

❖ اللہ ہی نے اُس ؐ کی مدد کی جب وہ اپنے دوست کے ساتھ غار میں چھپا تھا۔ ۴۰

❖ پس نکلو، خواہ آسانی ہو یا مشکل اور اپنے مال سے بھی جہاد کرو ۴۱

• جہاد کی پکار پر منافقین کا روّیہ، آیات: ۴۲ تا ۷۰

❖ (۱) مشکل جہاد کے اعلان پر منافقین کا ردِ عمل ۴۲

- اے نبیؐ، اگر یہ مہم مشکل نہ ہوتی اور دنیاوی نفع یقینی اور آسان ہوتا تو یہ لالچی ضرور چلتے۔ ۴۲
- یہ معذرتیں پیش کر رہے ہیں، یہ پکے جھوٹے ہیں۔ ۴۲

❖ (۲) منافقین کی معذرت قبول نہیں کی جائے ۴۳-۴۶

- اللہ تمھیں معاف کرے، اِن کی معذرت قبول نہیں کرنی تھی تاکہ تم صادق اور منافقوں کو جان لیتے ۴۳
- جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ جان ومال سے جہاد کرنے سے جی نہیں چراتے۔ ۴۴
- اجازت مانگنے وہ آتے ہیں جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے بلکہ شک میں مبتلا ہیں۔ ۴۵
- منافقین نے پکار پر لبیک کہہ کر نکلنے کا ارادہ ہی نہیں کیا تو اللہ نے بھی بے ایمانوں کا اُٹھنا پسند نہیں کیا۔ ۴۶
- جاؤ بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھو، تم یہیں اچھے لگتے ہو۔ ۴۶

❖ (۳) منافقین اگر شریک جہاد ہوں ۴۷-۴۹

- اگر یہ منافقین شریکِ کارواں ہوتے تو اِن کی ساری تگ ودو فتنہ پروری کے لیے ہوتی۔ ۴۷
- تمہارے لشکر میں ایسے نادان بھی کافی ہیں جو اِن منافقین کو اہمیت دیتے ہیں۔ ۴۷
- غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر انھوں نے کیا نہ کیا۔ ۴۸

- منافقین کی مرضی کے علی الرغم حق آگیا اور یہ کڑھتے ہی رہ گئے۔ ۴۸
- مجھے جہاد سے رخصت دے دیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ میں رومی حسین عورتوں کی وجہ سے فتنے میں پڑ جاؤں ۔ ۴۹
- یہ فتنے میں پڑ چکے ہیں اور آتشِ دوزخ نے اِن کو گھیر لیا ہے۔ ۴۹

❖ (۴) منافقین کا نفسیاتی تجزیہ بمقابلہ مومنین کا طرزِ فکر ۵۰-۵۲

- تمھاری کامیابی اور خوشی اِن کو افسردہ اور تمھاری ناکامی اور تکلیف اِن کو خوشی سے نہال کرتی ہے۔ ۵۰
- منافقوں کو بتادیجیے کہ ہمیں کوئی تکلیف نہیں پہنچتی مگر وہ جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ رکھی ہے۔ ۵۱
- ہمارے لیے دونوں صورتوں میں کامیابی ہے، فتح کی شکل میں یا شہادت کی شکل میں۔ ۵۲
- تمھارے لیے ناکامی و بدبختی کے عذاب کی بھی دو صورتیں ہیں ۵۲
- دیکھنا یہ ہے کہ اللہ یہ عذاب تم کو ہمارے ہاتھوں دلواتا ہے یا براہِ راست وہ خود عذاب نازل کرتا ہے۔ ۵۲

❖ (۵) منافقین کا دیا کوئی چندہ اور اعانت اللہ کے پاس قبول نہیں ۵۳-۵۵

- منافقین سے مالی اعانت کسی طور قبول نہیں کی جائے گی یہ پکے فاسق لوگ ہیں۔ ۵۳
- اِن نام نہاد مسلمانوں کا اللہ پر ایمان ہے اور نہ رسولؐ پر۔ ۵۴
- یہ مسلمان نماز کے لیے آتے ہیں تو مگر مجبوری کو، ڈھیلے ڈھالے اور کسمساتے ہوئے۔ ۵۴
- اور فی سبیل اللہ کچھ خرچ کرتے ہیں تو بادِلِ ناخواستہ (دل کی مرضی کے خلاف)۔ ۵۴
- منافقین کی دنیاوی حیثیت کو وقعت نہ دو۔اِن کے مقام و مرتبے سے دھوکہ نہ کھاؤ۔ ۵۵

❖ (۶) اللہ منافقین کو دنیا کی زندگی میں سزا دینا چاہتا ہے ۵۵-۵۷

- اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ اِنھی دنیاوی نعمتوں کے ذریعہ انہیں دنیا کی زندگی میں ہی سزا دے۔ ۵۵
- منافقین کی دنیاوی حیثیت اور مال و متاع ہی کو اللہ عذاب اور سوہانِ روح بناتا ہے۔ ۵۵
- یہ اللہ کو گواہ کر کے کہتے ہیں کہ ہم تمھاری طرح مسلمان ہیں، یہ ایسے ہرگز نہیں ہیں۔ ۵۶
- منافقین اگر وہ کوئی جائے پناہ پا جاتے، تو مسلمانوں سے اپنی رسی تڑا کر اُدھر دوڑ لگا چکے ہوتے ۵۷

❖ (۷) منافقین ہمیشہ مال کے لالچی ہیں اور ہر دم صاحبان امر پر الزامات لگاتے ہیں ۵۸-۶۳

- منافقین صدقات کی تقسیم میں کرپشن کا الزام لگاتے ہیں۔ ۵۸
- اِن لالچیوں کو مال میں سے کچھ دے دیا جائے تو راضی اور خوش ہیں، نہ ملے تو بگڑ جاتے ہیں۔ ۵۸

- کاش یہ منافقین اُس پر راضی رہتے جو اللہ اور اُس کے رسولؐ سے مل گیا، اور کلمۂ شکر کہتے۔ ۵۹
- صدقات تو بس اللہ کی مقرر اور فرض کی ہوئی مدات[1] کے لیے ہیں۔ ۶۰
- اِن منافقین میں ایسے ظالم لوگ بھی ہیں جو اپنی زبان درازیوں اور لفّاظی سے نبیؐ کو ایذا پہنچاتے ہیں۔ ۶۱
- معتمد مخلصین کی جانب سے اپنے نفاق کی خبروں کے پہنچ جانے پر رسولؐ کو کانوں کا کچا کہتے ہیں۔ ۶۱
- منافقین کو سردارِ مدینہ کی خوشنودی [اقتدار کی مراعات] چاہیے، نہ کہ اللہ اور اُس کے رسولؐ کی۔ ۶۲
- کیا یہ نام کے مسلمان اس بات سے بے پرواہ ہیں کہ اللہ اور رسولؐ کی مخالفت کا انجام ابدی دوزخ ہے۔ ۶۳

❖ (۸) منافقین پول کھل جانے سے خوف زدہ ہیں ۶۴-۶۶

- یہ نام کے مسلمان منافقین نازل ہوتے ہوئے قرآن مجید [کو سننے] سے خوف زدہ رہتے ہیں۔ ۶۴
- اللہ منافقین کی اُن باتوں کو کھول کر رہے گا جن کے کھل جانے سے یہ ڈرتے ہیں۔ ۶۴
- یہ اللہ، اُس کی آیات اور اُس کے رسولؐ کا استہزا اُڑاتے ہیں۔ ۶۵
- جہاد پر نہ جانے پر معذرت بے کار ہے۔ تم نے ایمان لانے کے بعد کُفر کیا ہے۔ ۶۶

❖ (۹) نفاق کے سرغنے نا قابلِ معافی ہیں ۶۶-۶۷

- اے منافقو! تمھارے ہاتھوں بے وقوف بنے کچھ سادہ لوح لوگوں کو معاف کیا جا سکتا ہے۔ ۶۶
- مگر منافقین کے سرغنوں کو لازمی سزا دیں گے اِس لیے کہ وہ نا قابلِ اصلاح مجرم ہیں۔ ۶۶
- تمام منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ ۶۷

❖ (۱۰) منافقین کنجوس ہیں اور برائی کا حکم دیتے ہیں۔ ۶۷-۶۸

- یہ بری باتوں خصوصاً کنجوسی کا حکم دیتے ہیں اور اچھی اور نیکی کی باتوں سے روکتے ہیں۔ ۶۷
- منافقین اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا۔ ۶۷
- منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کے لیے اللہ نے جہنم کی بھڑکتی آگ کا پکا وعدہ کیا ہے۔ ۶۸
- ان پر اللہ کی پھٹکار ہے اور ان ہی کے لئے دائمی عذاب ہے۔ ۶۸

❖ (۱۱) اِن منافقین کی وہی سرشت ہے جو پہلوں کی تھی۔ ۶۹-۷۰

---

[1] ❶ محتاجوں، مسکینوں، ❷ صدقات کے نظام پر مامور لوگوں اور ❸ ایسے لوگوں کے لیے جن کے دلوں کو اسلام کی جانب مائل و مضبوط کیا جانا مقصود ہو اور ❹ ظلم کے معاشی گرداب میں جکڑی گردنوں کے چھڑانے، ❺ قرضداروں کی مدد کرنے، ❻ اعلائے کلمۃ اللہ کی راہ کے کسی بھی کام میں اور ❼ راہ کے مسافروں کے لیے ہیں۔

- اے منافقو تم سے پہلے نبیوں کے سامنے منکرین قوت و شوکت میں تم سے زیادہ تھے۔ ۶۹
- وہ دنیا میں اپنے حصّہ کے مزے لُوٹ گئے اور تم بھی اسی طور اپنے حصّہ کے مزے لوٹ لو۔ ۶۹
- جیسی باتیں انھوں نے کیں ویسی ہی بکواس تم بھی کر رہے ہو، ۶۹
- اِن کے اعمال دنیا اور آخرت میں تلف کر دیے گئے، برباد ہو گئے، اور وہی خسارے میں ہیں۔ ۶۹
- اللہ ایسا نہ تھا کہ منکرین پر ظلم کرتا مگر وہ آپ ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے۔ ۷۰
- اے نام کے مسلمانو، منافقو، در حقیقت تم سابقہ امتوں کے منکرین سے بڑھ کر بدکار، رسوا اور قابلِ سزا ہو۔

[حاصل مفہوم آیات ۶۹-۷۰]

یہاں [آیت ۷۰ تک] مسجدِ نبوی، مدینہ منورہ میں نماز پڑھنے والے مسلمانوں میں شامل منافقین پر زجر و توبیخ ختم ہو جاتی ہے اور اب چند باتیں [آیات ۷۱ تا ۷۳] اُن صادق القول اہلِ ایمان سے ہو رہی ہیں جو جہاد پر جوش وجذبے اور پوری خوشدلی سے پندرہ روزہ نو سو کلو میٹر کا سفر طے کر کے وقت کی عالمی طاقت، سلطنت روم سے ٹکرانے کے لیے جانے کو تیار ہیں۔ اس گفتگو کے ساتھ ہی تبوک پر روانہ ہونے سے ذرا قبل نازل ہونے والے اس خطبے [آیات ۳۸ تا ۷۳] کا اختتام ہو جائے گا، اس سے اگلی آیات [۷۴ تا ۱۲۹ اختتام سورہ] اُس خطبے پر مشتمل ہیں جو کم و بیش پچاس دن بعد غزوہ تبوک سے واپسی پر نازل ہو گا۔

● جہاد کی پکار پر لبّیک کہنے والے، اہلِ ایمان

- ❖ صادق القول ایمان والے مومن مرد اور مومن عورتیں سب ہی ایک دوسرے کے رفیق ہیں، ۷۱
- ❖ بھلائی کا حکم دیتے اور بُرائی سے روکتے ہیں، ۷۱
- ❖ پابندیِ وقت، خشوع و خضوع کے ساتھ سوسائیٹی میں نماز کے نظام کو قائم کرتے ہیں، ۷۱
- ❖ زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسُولؐ کی بلا چون وچرا اطاعت کرتے ہیں۔ ۷۱
- ❖ یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ ہمیشہ پُر بہار رہنے والے اِن باغوں میں رکھے گا۔ ۷۲
- ❖ اللہ کی خوشنودی انہیں حاصل ہو گی۔ یہی حقیقی اور بڑی کامیابی ہے۔ ۷۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ
لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ
اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّا
تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّ
يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ
شَيْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِلَّا
تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي
الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ
اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ
وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ
الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنْفِرُوْا
خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَ
اَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ لَوْ كَانَ
عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ
وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَ
سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا
مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۴۲﴾ ٦٥

اے ایمان والو، تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں (قتال کے لیے) نکلو تو تم زمین سے چمٹ کر رہ جاتے ہو۔ کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں اس دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا؟ جان لو کہ آخرت کے مقابلے میں یہ دنیا نہایت ہی حقیر ہے۔ اگر نہ اُٹھو گے تو اللہ تمہیں دردناک سزا دے گا، اور تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا، اور تم اللہ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اگر تم نے نبیؐ کی مدد نہ کی تو، اللہ ہی نے اُس کی مدد اُس وقت کی جب کہ کفر کرنے والوں نے اسے نکال دیا تھا، جب وہ دو میں کا دوسرا تھا، اور جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ (اللہ کا رسولؐ) اپنے ساتھی (صدیق اکبر، ابو بکرؓ) سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اُس وقت اللہ نے اس پر اپنی طرف سے سکینت نازل کی اور اس کی مدد ایسے لشکروں سے کی جو تم کو نظر نہ آئے اور کافروں کی بات کو (تگ و دو کو) نیچا کر دکھایا۔ اور اللہ ہی کا کلمہ بلند رہا۔ اور اللہ غالب اور حکیم ہے۔ نکلو ہلکے ہو یا بوجھل، اور اللہ کی راہ میں اپنی جان اور اپنے مال سے جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھ سکو۔ اگر نفع آسان ہوتا اور یہ سفر ہلکا سا ہوتا تو یہ تمہارے پیچھے ضرور لگ جاتے، مگر ان لوگوں پر یہ مہم بڑی ہی کٹھن ہو گئی اب یہ اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم میں طاقت ہوتی تو ہم یقیناً تمہارے ساتھ چلتے! یہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ یہ پکے جھوٹے ہیں۔ ٦٥

اے ایمان والو، تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں (قتال کے لیے) نکلو تو تم ہل کر نہیں دیتے زمین سے چمٹ کر رہ جاتے ہو۔ کیا تم نے ہمیشگی والی آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں اس دنیائے فانی کی زندگی کو پسند کر لیا؟ جان لو کہ آخرت کے مقابلے میں یہ دنیا و مافیھا نہایت ہی حقیر ہے۔ اگر تم رومیوں کے خلاف جنگ پر جانے کے لیے نہ اُٹھو گے تو اللہ تمہیں دردناک سزا دے گا، اور اپنی زمین پر دین اسلام کے غلبہ کے لیے تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا، اور تم اللہ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے دشمنوں کے مقابلے میں اگر تم نے نبیؐ کی مدد نہ کی تو کچھ پروا نہیں، اللہ ہی نے اُسؐ کی مدد اُس وقت کی جب کہ اسلام کا کفر کرنے والوں نے اسے اُس کے شہر مکہ سے نکال دیا تھا، جب وہ اس حال میں تھا کہ وہ صرف دو میں کا دوسرا تھا، اور کوئی تیسرا مدد کو نہ تھا سوائے اللہ کے، جب وہ دونوں غار میں تلاش نہ کیے جانے اور پکڑے نہ جانے کی غرض سے چھپے ہوئے تھے، اور جب وہ (اللہ کا رسولؐ) اپنے ساتھی (صدیق اکبر، ابو بکرؓ) سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اُس وقت اللہ نے اس پر اپنی طرف سے سکینت (دل کو ڈھارس، کامیابی کی قوی امید اور ہر خوف سے بے نیازی) نازل کی اور اس کی مدد ایسے لشکروں سے کی جو تم کو نظر نہ آئے اور کافروں کی بات کو (تگ و دو کو) نیچا کر دکھایا۔ اور اللہ ہی کا کلمہ بلند رہا۔ اور اللہ غالب اور حکیم ہے۔ اللہ تمھیں پکار رہا ہے کہ نکلو، خواہ تم آسودہ اور فارغ ہو گویا بالکل ہی ہلکے پھلکے ہو یا بے شمار مصروفیات اور ذمہ داریوں کی وجہ سے بہت بوجھل، اور اللہ کی راہ میں اُس کے کلمے کو بلند کرنے کے لیے اپنی جان کو قتال میں داؤ پر لگاؤ اور اپنے مال سے بھی جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھ سکو۔ اے نبیؐ، اگر اس مہم جوئی سے دنیاوی نفع یقینی اور آسان ہوتا اور یہ سخت گرمی کا طویل سفر نہ ہوتا بلکہ ہلکا سا ہوتا تو یہ سہل الحصول مالِ غنیمت کے لالچ میں ضرور تمہارے پیچھے لگ جاتے، مگر ان ضعیف الایمان لوگوں اور منافقین پر یہ مہم بڑی ہی کٹھن ہو گئی اب یہ تمھارے پاس آ آ کر اللہ کی جھوٹی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم میں قوت اور طاقت ہوتی تو ہم یقیناً تمہارے ساتھ چلتے! یہ اللہ سے اپنی دروغ گوئی نہیں چھپا سکتے، حقیقت یہ ہے کہ یہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ یہ پکے جھوٹے ہیں۔ ٦٤

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى
يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ تَعْلَمَ
الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ
يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ
اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا
يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ ارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ
فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَوْ
اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّ
لٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَ
قِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَوْ
خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا
وَّ لَاَاْوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ
الْفِتْنَةَ ۚ وَ فِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ
عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا
الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَ قَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ
حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَ ظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ
هُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ
ائْذَنْ لِّيْ وَ لَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ
سَقَطُوْا ؕ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ
بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾

اے نبیؐ، اللہ تمھیں معاف کرے، تم نے کیوں اِن کو اجازت دے دی؟ (نہ دیتے) تاکہ تم جان لیتے کہ یہ لوگ کتنے سچے ہیں اور جان لیتے کہ یہ جھوٹے ہیں۔ جو لوگ اللہ اور روزِ آخر پر ایمان رکھتے ہیں وہ تو تم سے کبھی اپنے جان و مال کے ساتھ جہاد سے جان چرانے کی اجازت نہیں مانگیں گے۔ اللہ اپنے متقیوں کو خوب جانتا ہے۔ معاملہ صاف ہے، تم سے اجازت مانگنے تو صرف وہی آتے ہیں جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے جن کے دل شکوک و شبہات میں ڈوب کر متردّد ہو رہے ہیں۔ اگر اُن کا نکلنے کا ارادہ سچا ہوتا تو وہ اُس کے لیے کچھ تو سامانِ سفر تیار کرتے لیکن اللہ نے اِن کا اُٹھنا ہی پسند نہیں کیا۔ اس لیے اُس نے اُنھیں، سُست کر دیا اور کہہ دیا کہ جاؤ بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھو۔ اگر یہ لوگ تمھارے ساتھ شریکِ کارواں ہوتے تو سوائے فساد کے کسی چیز کا اضافہ نہ کرتے۔ بلکہ تمھارے درمیان ان کی ساری تگ و دو فتنہ پروری کے لیے ہوتی۔ اور تم میں ایسے بھی ہیں جو اِن کی باتیں غور سے سُنتے ہیں، اللہ اِن ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اِس سے پہلے بھی اِن لوگوں نے فتنہ انگیزی کی کوششیں کی ہیں اور معاملات کو اُلٹا پلٹا چکے ہیں یہاں تک کہ حق آ گیا اور اللہ کا ارادہ سب پر ظاہر ہو گیا اور یہ کڑھتے ہی رہ گئے۔ ان میں کوئی یہ کہتے کہ رُخصت دے دیجیے اور مجھے فتنے میں نہ ڈالیے، سُن لو یہ فتنے میں پڑ چکے ہیں اور یقیناً دوزخ نے اِن کافروں کو گھیر لیا ہے۔

اے نبیؐ، اللہ تمھیں معاف کرے، تم نے کیوں ان جھوٹوں کو قتال پر جانے سے رک جانے کی اجازت دے دی؟ تمھیں چاہیے تھا کہ ہرگز اِن کی معذرت قبول نہ کرتے تاکہ تم پر اِن کے دلوں میں پوشیدہ وفاداری اور فرماں برداری کا حال کھل جاتا اور سب جان لیتے کہ یہ لوگ اپنے دعوائے اطاعت و وفاداری میں کتنے سچے ہیں اور جان لیتے کہ یہ کتنے جھوٹے ہیں۔ جو لوگ منافق نہیں ہیں بلکہ اللہ اور روزِ آخر پر دل سے ایمان رکھتے ہیں وہ تو تم سے کبھی اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے اپنے جان و مال کے ساتھ جہاد سے جان چرانے کی اجازت نہیں مانگیں گے۔ دو حرفِ بے نیازی اِن ناب کاروں پر، اللہ اپنے متقیوں کو خوب جانتا ہے! معاملہ صاف ہے، تم سے رک جانے کی اجازت مانگنے تو صرف وہی نام نہاد مسلمان آتے ہیں جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے جن کے دل اللہ کی موجودگی، اُس کی کبریائی اور زندگی بعد موت اور حساب کتاب کے بارے میں شکوک و شبہات میں ڈوب کر متردّد ہو رہے ہیں۔ وہ ضعیف الایمان اور منافقین جنھوں نے اجازت تک مانگنے کی زحمت نہیں کی، اُن کے معاملے کی حقیقت یہ ہے کہ اُن کا نکلنے کا ارادہ ہی کبھی نہیں بن پایا تھا، اگر اُن کا نکلنے کا ارادہ سچا ہوتا تو وہ اُس ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کچھ تو سامانِ سفر تیار کرتے لیکن اللہ نے اِن جیسے بے ایمانوں کا اُٹھنا ہی پسند نہیں کیا، وہ غیرت والا تو صرف مخلصین اور صادقین ہی کو نیکی کی توفیق دیتا ہے۔ اس لیے اُس نے اُنھیں سُست کر دیا اور کہہ دیا کہ جاؤ بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھو، تم یہیں اچھے لگتے ہو۔ اگر یہ پیچھے رہ جانے والے منافقین اور ضعیف الایمان لوگ تمھارے ساتھ شریکِ کارواں ہوتے تو تمھارے لشکر میں سوائے فساد کے کسی اچھی چیز کا اضافہ نہ کرتے۔ بلکہ تمھارے درمیان اِن کی ساری تگ و دو فتنہ پروری کے لیے ہوتی۔ اور تم میں (تمھارے لشکر کے ساتھ چلنے والوں میں) ایسے نادان بھی کافی ہیں جو ان منافقین کو اہمیت دیتے اور اُن کی باتیں غور سے سُنتے ہیں، اللہ اِن ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اِس سے پہلے بھی غزوہ بنو مصطلق سے واپسی میں اِن لوگوں نے پہلے عصبیت کی آگ لگانے کی کوشش کی پھر اہلِ ایمان کی قیادت کے گھر والوں پر گھناونے الزام لگا کر فتنہ انگیزی کی کوششیں کی ہیں اور اے رسولؐ کے مخلص ساتھیو، تمھیں اُلجھانے کے لیے یہ طرح طرح کے سیدھے اور ساف ستھرے معاملات کو اُلٹا پلٹا کر اپنے تئیں جو بھی فتنہ خیزی کر سکتے تھے سو کر چکے ہیں یہاں تک کہ اِن کی مرضی کے علی الرغم حق آ گیا اور اللہ کا حکم اور ارادہ سب پر ظاہر ہو گیا اور یہ کڑھتے ہی رہ گئے۔ ذرا اِن ناب کاروں کو تو دیکھو، ہائے اِن کی ڈھٹائی اور اِن کی بے باکی! اللہ اِن کو غارت کرے، ان جہاد سے بھاگنے کی اجازت لینے کے لیے آنے والوں میں کوئی یہ کہتے نہیں شرماتا کہ رُخصت دے دیجیے اور مجھے نافرمانی کی جسارت کر گزرنے کے فتنے میں نہ ڈالیے، سُن لو یہ فتنے میں پڑ چکے ہیں اور یقیناً آتشِ دوزخ نے اِن کافروں کو گھیر لیا ہے۔

اِنۡ تُصِبۡكَ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ ۚ وَاِنۡ
تُصِبۡكَ مُصِيۡبَةٌ يَّقُوۡلُوۡا قَدۡ اَخَذۡنَاۤ
اَمۡرَنَا مِنۡ قَبۡلُ وَ يَتَوَلَّوۡا وَّ هُمۡ
فَرِحُوۡنَ ﴿۵۰﴾ قُلۡ لَّنۡ يُّصِيۡبَنَاۤ اِلَّا مَا
كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوۡلٰٮنَا ۚ وَ عَلَى
اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۱﴾ قُلۡ هَلۡ
تَرَبَّصُوۡنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحۡدَى
الۡحُسۡنَيَيۡنِ ؕ وَنَحۡنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمۡ
اَنۡ يُّصِيۡبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنۡ
عِنۡدِهٖۤ اَوۡ بِاَيۡدِيۡنَا ۖ فَتَرَبَّصُوۡۤا اِنَّا
مَعَكُمۡ مُّتَرَبِّصُوۡنَ ﴿۵۲﴾ قُلۡ اَنۡفِقُوۡا
طَوۡعًا اَوۡ كَرۡهًا لَّنۡ يُّتَقَبَّلَ مِنۡكُمۡ ؕ
اِنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ قَوۡمًا فٰسِقِيۡنَ ﴿۵۳﴾ وَمَا
مَنَعَهُمۡ اَنۡ تُقۡبَلَ مِنۡهُمۡ نَفَقٰتُهُمۡ
اِلَّاۤ اَنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوۡلِهٖ وَ
لَا يَاۡتُوۡنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمۡ كُسَالٰى وَ
لَا يُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا وَهُمۡ كٰرِهُوۡنَ ﴿۵۴﴾ فَلَا
تُعۡجِبۡكَ اَمۡوَالُهُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُهُمۡ ؕ
اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمۡ بِهَا فِى
الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَتَزۡهَقَ اَنۡفُسُهُمۡ وَ
هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۵۵﴾ وَ يَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ
اِنَّهُمۡ لَمِنۡكُمۡ ؕ وَمَا هُمۡ مِّنۡكُمۡ وَ
لٰكِنَّهُمۡ قَوۡمٌ يَّفۡرَقُوۡنَ ﴿۵۶﴾

تمہیں کوئی کامیابی حاصل ہوتی ہے تو انھیں دکھ ہوتا ہے اور تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں ہم نے پہلے ہی اپنا بچاؤ کر لیا تھا اور خوش خوش لوٹتے ہیں۔آپ بتائیے ہمیں ہرگز کوئی چیز نہیں پہنچتی مگر صرف وہ جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ رکھی ہے۔ وہ ہمارا مولیٰ ہے اور اہلِ ایمان کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔اِن سے کہو کہ تم ہمارے لیے جس چیز کی آس لگائے بیٹھے ہو وہ اُن دو بھلائیوں میں سے ایک کے سوا اور کیا ہے۔اور سنو، ہم تمہارے معاملہ میں جس چیز کے منتظر ہیں وہ یہ ہے کہ اللہ خود تم کو سزا دیتا ہے یا ہمارے ہاتھوں دلواتا ہے؟ اچھا تو اب تم منتظر رہو، ہم بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہیں۔ کہہ دیجئے کہ تم اپنے مال خواہ خوش دلی سے پیش کرو یا کراہیت کے ساتھ، کسی طور قبول نہیں کیے جائیں گے، تم یقیناً فاسق لوگ ہو۔ ان کے دیے ہوئے مال قبول نہ ہونے کی کوئی وجہ اس کے سوا نہیں ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ سے کفر کیا ہے، نماز کے لیے آتے ہیں تو کسمساتے ہوئے آتے ہیں اور فی سبیل اللہ کچھ خرچ کرتے ہیں تو بادل ناخواستہ (دل کی مرضی کے خلاف) خرچ کرتے ہیں۔ اِن (نام نہاد مسلمانوں) کے مال اور اِن کی اولاد کو (جو اِن کی شان و شوکت کے موجب ہیں) کوئی وقعت نہ دو اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ اِنہی چیزوں کے ذریعہ سے انہیں دنیا کی زندگی میں ہی سزا دے اور جب ان کی جانیں نکلیں تو یہ کفر پر ہوں۔ یہ اللہ کی قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ وہ تم ہی لوگوں (یعنی مخلص و صادق مسلمانوں) میں سے ہیں، حالاں کہ وہ ہرگز تم میں سے نہیں ہیں بات صرف اتنی ہے کہ یہ ڈرپوک لوگ ہیں۔

تمہیں جب کوئی کامیابی حاصل ہوتی ہے تو انھیں دکھ ہوتا ہے اور جب تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں اچھا ہوا ہم نے اِن کی نہ مانی اور اِن کے ساتھ نہ شریک ہوئے اور پہلے ہی اپنا بچاؤ کر لیا تھا اور خوش خوش لوٹتے ہیں۔ اِن جاہلوں اور نادانوں کو آپؐ بتایئے ہمیں ہر گز کوئی چیز (اچھی ہو یا بُری) نہیں پہنچتی مگر صرف وہ جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ رکھی ہے۔ وہ ہمارا مولی ہے اور اہلِ ایمان کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ تمھاری بد خواہی نہ ہمارا کچھ بگاڑتی ہے نہ ہماری تدبیریں اللہ کے لکھے کو ٹالتی ہیں۔ اِن بدخواہوں سے کہو کہ تم ہمارے لیے جس چیز کی آس لگائے بیٹھے ہو وہ اُن دو بھلائیوں میں سے ایک کے سوا اور کیا ہے کہ جن کی ہم تمنا کرتے ہیں یعنی فتح یا شہادت کی۔ اور سنو، ہم تمہارے معاملہ میں جن دو میں سے ایک چیز کے منتظر ہیں وہ یہ ہے کہ اللہ خود تم کو سزا دیتا ہے یا ہمارے ہاتھوں دلواتا ہے؟ اور یہ دونوں ہی تمھارے لیے عذاب کی شکلیں ہوں گی۔ اچھا تو اب تم اپنی تباہی اور بربادی کے منتظر رہو، ہم بھی تمھارے ساتھ تمھارا انجام دیکھنے کے لیے انتظار کرنے والوں میں ہیں ۔ یہ منافقین جو جہاد پر جانے کے تو انکاری ہیں مگر احسان دھرنے کے لیے جہاد کی مد میں کچھ فنڈ دینا چاہتے ہیں اِن سے کہہ دیجئے کہ تم اپنے مال خواہ خوش دلی سے پیش کرو یا محض اپنے جھوٹے پندار کی آبیاری کے لیے کراہیت کے ساتھ مجبوراً پیش کرو، وہ کسی طور قبول نہیں کیے جائیں گے، تم یقیناً پکے فاسق لوگ ہو۔ ان کے دیے ہوئے مال قبول نہ ہونے کی کوئی وجہ اس کے سوا نہیں ہے کہ باوجود اسلام کے اقرار اور کلمہ پڑھنے کے انہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ سے کفر کیا ہے، اور ثبوت اِس کا یہ ہے کہ نماز کے لیے آتے ہیں تو کَسمَساتے ہوئے آتے ہیں اور فی سبیل اللہ کچھ خرچ کرتے ہیں تو بادِل ناخواستہ (دل کی مرضی کے خلاف) اپنا نام لکھوانے کے لیے یا ریاکاری اور نام وری کے لیے خرچ کرتے ہیں۔ اہلِ ایمان ایسے فاسقوں سے کسی بھی نیک کام کی مہم میں کوئی چندہ، اعانت اور صدقہ قبول نہیں کرتے ۔ پس اے اللہ کے رسولؐ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جہاد پر نہ نکلنے والے اِن مالدار نام نہاد مسلمانوں کی شان و شوکت کو ان کے مال اور اِن کی اولاد کو وقعت نہ دو۔ اِنھیں دنیا میں میسر مقام و مرتبے سے دھوکہ نہ کھاؤ، اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ اِنہی چیزوں کے ذریعہ انہیں دنیا کی زندگی میں ہی سزا دے اور جب ان کی جانیں نکلیں تو یہ حالتِ کفر میں مر رہے ہوں۔ یہ اللہ کی قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ وہ تم ہی لوگوں یعنی مسلمانوں میں سے ہیں، حالاں کہ وہ ہر گز تم میں سے یعنی مسلمان نہیں ہیں بات صرف اتنی ہے کہ یہ ڈرپوک لوگ ہیں.

لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ
مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَ هُمْ
يَجْمَحُوْنَ﴿۵۷﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ
فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا
رَضُوْا وَ اِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَاۤ اِذَا هُمْ
يَسْخَطُوْنَ﴿۵۸﴾ وَ لَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ
اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۙ وَ قَالُوْا
حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ
فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ
رٰغِبُوْنَ﴿۵۹﴾ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ ع ۷
وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ
الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ
الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ
السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴿۶۰﴾ وَ مِنْهُمُ الَّذِيْنَ
يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ
قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ
يُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴿۶۱﴾
يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَ
اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ
كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ﴿۶۲﴾

یہ اگر کوئی جائے پناہ، کوئی غار یا کوئی گھس بیٹھنے کی جگہ پا جاتے، تو اپنی رسی تڑا کر ادھر دوڑ لگا چکے ہوتے، اِن میں وہ بھی ہیں جو صدقات (کی تقسیم) میں تم پر عیب رکھتے ہیں۔ اِن کو اگر اس میں سے کچھ دے دیا جائے تو راضی ہیں، اور اگر نہ دیا جائے تو بگڑنے لگتے ہیں۔ کاش! یہ لوگ اللہ اور رسولؐ کے دیئے ہوئے پر بخوشی قناعت کرتے اور کہتے کہ اللہ ہی بس ہمارے لیے کافی ہے، اللہ اپنے فضل سے ہمیں دے گا اور اس کا رسولؐ بھی۔ ہم تو بس اللہ ہی کے تمنائی ہیں۔ ع ۷

یہ صدقات تو بس محتاجوں، مسکینوں، صدقات کے نظام پر مامور لوگوں، اسلام کی جانب مائل لوگوں کی دلجوئی اور گردنوں کے چھڑانے، قرضداروں کی مدد کرنے، اللہ کی راہ کے کسی بھی کام میں اور راہ کے مسافروں (جو گھر پہنچنے کے لیے کچھ نہ پاتے ہوں) کے لیے ہیں۔ یہ اللہ کی فرض کی ہوئی مدات ہیں، اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا و بینا ہے۔ اور اِنہی میں کچھ وہ لوگ ہیں جو نبیؐ کو ایذا پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ شخص تو کانوں کا کچا ہے۔ کہہ دو وہ تمہاری بھلائی کے لیے ہی کان کھلے رکھتا ہے، اللہ پر ایمان رکھتا ہے، اور مسلمانوں پر بھی اعتماد کرتا ہے، اور ان لوگوں کے لیے سراپا رحمت ہے جو تم میں سے ایمان والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اللہ کے رسولؐ کو دُکھ دیتے ہیں ان کے لیے دکھ کی مار تیار ہے۔ یہ لوگ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی رکھیں، حالاں کہ اگر یہ مومن ہیں تو اللہ اور اُس کا رسولؐ اس کے زیادہ حق دار ہیں کہ یہ اُن کو راضی کریں۔

اسلام کا انکار کر کے مسلم سوسائیٹی میں حاصل فواید اور حقوق کو ترک کر دینے کی ہمت نہیں ہے، "ناچار مسلمان شو!" زمین پر سب سے زور آور اور بڑی طاقت، سلطنتِ روم کے خلاف لشکر کشی کا اعلان سُن کر یہ نام نہاد مسلمان بڑی مشکل میں پڑ گئے ہیں، جائیں تو جان کا ڈر ہے اور نہ جائیں تو نفاق کے کھل جانے کا خوف ہے، نہ جائے ماندن، نہ پائے رفتن والا معاملہ ہے۔ اگر وہ کوئی جائے پناہ، کوئی غار یا کوئی گھس بیٹھنے کی جگہ پا جاتے، تو مسلمانوں سے اپنی رسی تڑا کر ادھر دوڑ لگا چکے ہوتے، افسوس، اب پورے دیارِ عرب میں اسلام کا جھنڈا لہرا رہا ہے، جائیں تو کہاں جائیں۔ اے نبیؐ، اِن نام کے مسلمانوں میں وہ بھی ہیں جو صدقات کی تقسیم میں تم پر جانب داری کا یا کرپشن کا عیب رکھتے ہیں۔ اِن لالچیوں کو اگر اس مال میں سے کچھ دے دیا جائے تو راضی اور خوش ہیں، اور اگر نہ دیا جائے تو اِن کے چہرے بگڑنے لگتے ہیں۔ کیا ہی بہتر ہوتا، اگر یہ لوگ اللہ اور رسولؐ کے دیئے ہوئے پر بخوشی قناعت کرتے اور کہتے کہ اللہ ہی بس ہمارے لیے کافی ہے، اللہ اپنے فضل سے ہمیں اور بہت کچھ دے گا اور اس کا رسولؐ بھی ہمیں محروم نہ کرے گا۔ ہم تو بس اللہ ہی کے تمنائی ہیں۔ ع ۷

یہ ہٹّے کٹّے مسلمان اور صاحبِ حیثیت لوگ چاہتے ہیں کہ سرکاری مال (بیت المال میں موجود صدقات) اِن کو ڈھیروں ڈھیر دے دیا جائے، جاننا چاہیے کہ یہ صدقات تو بس محتاجوں، مسکینوں، صدقات کے نظام پر مامور لوگوں اور ایسے لوگوں کے لیے جن کے دلوں کو اسلام کی جانب مائل و مضبوط کیا جانا مقصود ہو اور ظلم کے معاشی گرداب میں جکڑی گردنوں کے چھڑانے، قرضداروں کی مدد کرنے، اعلائے کلمۃ اللہ کی راہ کے کسی بھی کام میں اور راہ کے مسافروں (جو گھر پہنچنے کے لیے کچھ نہ پاتے ہوں) کے لیے ہیں۔ یہ اللہ کی مقرر اور فرض کی ہوئی مدات ہیں، اِن سے ہٹ کر بیت المال سے خرچ کرنا ہرگز جائز نہیں۔ اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا و بینا ہے۔ اور اِنہی جہاد سے جی چرانے والے لالچی، اسلام کے دعوے داروں میں کچھ وہ ظالم لوگ بھی ہیں جو اپنی زبان درازیوں اور لفّاظی سے نبیؐ کو ایذا پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ شخص تو بس ہر طرف کی سنتا رہتا ہے (اشارہ ہے معتمد مخلصین کی دی ہوئی خبروں کو سن لینے کا) کانوں کا بڑا کچا ہے۔ کہہ دو وہ تمہاری بھلائی کے لیے ہی کان کھلے رکھتا ہے، اللہ پر ایمان رکھتا ہے، اور مخلص مسلمانوں پر بھی، اعتماد کرتا ہے اور ان لوگوں کے لیے سراپا رحمت ہے جو تم میں سے مخلص اور صادق القول ایمان والے ہیں۔ اور رہے وہ ناب کار لوگ جو اللہ کے رسولؐ کو دُکھ دیتے ہیں ان کے لیے دکھ کی مار تیار ہے۔ صادقین و مخلصین معتمدین کی پہنچائی ہوئی اِن کے استہزا اور گستاخانہ اور باغیانہ باتوں کی تردید کے لیے یہ لوگ تمہارے سامنے جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ انھوں نے ایسا نہیں کہا جیسا اِن کے بارے میں رپورٹ کیا گیا ہے تا کہ تمہیں صاحب اقتدار و صاحب امر ہونے کی بنا پر راضی رکھیں، حالاں کہ اگر یہ حقیقی مومن ہیں تو اللہ اور اُس کا رسُولؐ اپنے رسولؐ ہونے کی بنا پر نہ کہ صاحبِ اقتدار ہونے کی بنا پر اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ یہ اُن کو راضی کرنے کی فکر کریں۔

اَلَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّهٗ مَنۡ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ
رَسُوۡلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا
فِيۡهَا ؕ ذٰلِكَ الۡخِزۡىُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۶۳﴾
يَحۡذَرُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ اَنۡ تُنَزَّلَ عَلَيۡهِمۡ
سُوۡرَةٌ تُنَبِّئُهُمۡ بِمَا فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ قُلِ
اسۡتَهۡزِءُوۡا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخۡرِجٌ مَّا
تَحۡذَرُوۡنَ ﴿۶۴﴾ وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ لَيَقُوۡلُنَّ
اِنَّمَا كُنَّا نَخُوۡضُ وَنَلۡعَبُ ؕ قُلۡ اَبِاللّٰهِ
وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوۡلِهٖ كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ
﴿۶۵﴾ لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ كَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ
اِيۡمَانِكُمۡ ؕ اِنۡ نَّعۡفُ عَنۡ طَآئِفَةٍ
مِّنۡكُمۡ نُعَذِّبۡ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا
مُجۡرِمِيۡنَ ﴿۶۶﴾ اَلۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتُ ٨٦
بَعۡضُهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ ۘ يَاۡمُرُوۡنَ
بِالۡمُنۡكَرِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمَعۡرُوۡفِ وَ
يَقۡبِضُوۡنَ اَيۡدِيَهُمۡ ؕ نَسُوا اللّٰهَ
فَنَسِيَهُمۡ ؕ اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ هُمُ
الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۶۷﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الۡمُنٰفِقِيۡنَ وَ
الۡمُنٰفِقٰتِ وَالۡكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ
خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ هِىَ حَسۡبُهُمۡ ۚ وَ
لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ مُّقِيۡمٌ ﴿۶۸﴾

کیا یہ نہیں جانتے کہ جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کی مخالفت کرتا ہے اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا؟ یہ بہت بڑی رُسوائی ہے۔ منافقین ڈر رہے ہیں کہ کہیں اِن پر کوئی ایسی سُورہ نہ نازل ہو جائے جو اِن کے دلوں کے بھید سے اُن (مومنوں) کو آگاہ کر دے۔ اِن سے کہہ دیجیے کہ مذاق اُڑا لو، اللہ اِن باتوں کو کھول کر رہے گا جس کے کھل جانے سے تم ڈرتے ہو۔ پوچھو تو صاف کہہ دیں گے کہ ہم تو یونہی آپس میں ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ اِن سے پوچھو کہ کیا اللہ، اُس کی آیات اور اُس کے رسولؐ کا استہزا اُڑاتے ہو! معذرتیں پیش نہ کرو، تم نے ایمان لانے کے بعد کُفر کیا ہے، اگر ہم نے تم میں سے کچھ لوگوں کو معاف کر بھی دیا، تو دوسرے گروہ کو تو ہم ضرور سزا دیں گے اِس لیے کہ وہ پکے مجرم ہیں ٨٦ تمام منافقین اور منافقات سب ایک دوسرے کے چٹے بٹے ہیں یہ بری باتوں کا حکم دیتے ہیں اور اچھی باتوں سے روکتے ہیں اور اپنی مٹھی بند رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا بلاشبہ یہ منافقین بڑے ہی فاسق ہیں۔ اِن منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کے لیے اللہ نے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، وہی ان کے لیے بڑی موزوں جگہ ہے۔ ان پر اللہ کی پھٹکار ہے اور ان ہی کے لئے دائمی عذاب ہے۔

کیا یہ نہیں جانتے کہ جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کے مقابلے میں آکر مخالفت کرتا ہے اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا؟ یہ بہت بڑی رُسوائی ہے۔ جیسے ہوتا آرہا ہے کہ قرآن، منافقین کی بدکلامیوں اور سازشوں کو کھول کر بیان کردیتا ہے، اب جب کہ یہ لوگ مسلمانوں کے رومیوں سے جنگ کے لیے تبوک تک جانے کی تیاریوں پر مذاق اُڑا رہے ہیں اور سخن سازیاں کررہے ہیں مگر ڈر بھی رہے ہیں کہ کہیں اِن مسلمانوں کے نبیؐ پر اللہ کی جانب سے کوئی ایسی سُورہ نہ نازل ہوجائے جو ان کے دلوں کے بھید سے مسلمانوں کو آگاہ کردے۔ اے نبیؐ، ان سے کہہ دیجیے کہ اور جتنا اُڑا اسکو مذاق اُڑا لو، اللہ اُن باتوں کو کھول کررہے گا جس کے کھل جانے سے تم ڈرتے ہو۔ اگر تم اِن منافقین کو کھسر پھسر کرتے کچھ سُن لو اور آنکھیں نچاتے دیکھ کر پوچھو کہ تم کیا باتیں کررہے تھے، تو صاف کہہ دیں گے کہ ہم تو یونہی آپس میں ہنسی مذاق کررہے تھے۔۔ اِن سے پوچھو کہ ایمان کا دعویٰ کرکے تمھاری یہ جسارت، کیا اللہ، اُس کی آیات اور اُس کے رسولؐ کا استہزا اُڑاتے ہو! ان سے کہو فضول معذرتیں پیش نہ کرو کہ 'عذرِ گناہ بدتر از گناہ'۔ اللہ اور اُس کی آیتیں، اُس کا رسولؐ اور اُس کے مخلص ساتھی ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لئے رہ گئے ہیں تمھارا مسلمان ہونا کس کام کا؟ تم نے ایمان لانے کے بعد کُفر کیا ہے، اگر معافی چاہنے پر ہم نے تم میں سے کچھ اُن سادہ لوح لوگوں کو جنھیں تم نے دھوکے سے بے وقوف بنالیا ہے اور وقتی طور پر ضعیف الایمان بنادیا ہے معاف کر بھی دیا تو اے منافقو! تمھارے گروہ کے دوسرے سرغنوں (first line of leadership) کو تو ہم ضرور سزا دیں گے اِس لیے کہ وہ پکے ناقابلِ اصلاح مجرم ہیں۔ ۸۶ تمام منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ اِن کی خوئے مشترک (عادت/پہچان) یہ ہے کہ ایک دوسرے ہی کو نہیں، جن ایمان والوں پر اِن کا بس چل جائے اُن کو بھی یہ بری باتوں کا حکم دیتے ہیں اور اچھی اور نیکی کی باتوں سے روکتے ہیں اور اپنی مٹھی بند رکھتے ہیں مبادا ہاتھ جیب میں چلا جائے اور کچھ خیر، خیرات اور جہاد فی سبیل اللہ یا اقامتِ دین کی جدوجہد میں کچھ دکھاوے ہی کے لیے نکل جائے۔ یہ اللہ کو بھُول گئے تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا بلاشبہ یہ منافقین بڑے ہی فاسق، بدکردار و بداطوار ہیں۔ اِن ایمان کا دعویٰ کرنے والے، دکھاوے کے لیے نمازیں پڑھنے والے اور اعلائے کلمۃ اللہ اور اقامتِ دین کے لیے جدوجہد، انفاق اور قتال سے جی چرانے والے، منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کے لیے اللہ نے جہنم کی بھڑکتی آگ کا پکا وعدہ کیا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، وہی ان کے لیے بڑی موزوں جگہ ہے۔ ان پر اللہ کی پھٹکار ہے اور ان ہی کے لئے دائمی عذاب ہے۔

كَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ كَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡكُمۡ
قُوَّةً وَّ اَكۡثَرَ اَمۡوَالًا وَّ اَوۡلَادًا ؕ
فَاسۡتَمۡتَعُوۡا بِخَلَاقِهِمۡ فَاسۡتَمۡتَعۡتُمۡ
بِخَلَاقِكُمۡ كَمَا اسۡتَمۡتَعَ الَّذِيۡنَ مِنۡ
قَبۡلِكُمۡ بِخَلَاقِهِمۡ وَ خُضۡتُمۡ كَالَّذِىۡ
خَاضُوۡا ؕ اُولٰٓـئِكَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فِى
الدُّنۡيَا وَ الۡاٰخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓـئِكَ هُمُ
الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمۡ يَاۡتِهِمۡ نَبَاُ الَّذِيۡنَ
مِنۡ قَبۡلِهِمۡ قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوۡدَ ۙ وَ
قَوۡمِ اِبۡرٰهِيۡمَ وَ اَصۡحٰبِ مَدۡيَنَ وَ
الۡمُؤۡتَفِكٰتِ ؕ اَتَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ ۚ
فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظۡلِمَهُمۡ وَ لٰـكِنۡ كَانُوۡۤا
اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۷۰﴾ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَ
الۡمُؤۡمِنٰتُ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ ۘ
يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ يَنۡهَوۡنَ عَنِ
الۡمُنۡكَرِ وَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤۡتُوۡنَ
الزَّكٰوةَ وَ يُطِيۡعُوۡنَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ ؕ
اُولٰٓـئِكَ سَيَرۡحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ
حَكِيۡمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَ
الۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا
الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً
فِىۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ وَ رِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ
اَكۡبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۷۲﴾ ۹۶

تم لوگوں کے وہی اطوار ہیں جو تم سے پہلے لوگوں کے تھے۔ وہ تم سے زیادہ طاقت والے اور تم سے بڑھ کر مال اور اولاد والے تھے۔ پھر وہ دنیا میں اپنے حصّہ کے مزے لوٹ گئے اور تم بھی اسی طور اپنے حصّہ کے مزے لوٹ رہے ہو جیسے انہوں نے لیے تھے، اور ویسی ہی بکواس تم بھی کر رہے ہو جیسی انھوں نے کی تھی، سو یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں برباد ہو گئے، اور یہی خسارے میں ہیں۔ کیا اِن لوگوں کو اپنے سے پہلے لوگوں کی سر گزشت نہیں پہنچی؟ قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور اہل مدین اور اہل مؤتفکات کی، اُن کے رسولؑ ان کے پاس کھُلی کھُلی نشانیاں لے کر آئے، پھر اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ آپ ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے۔ مومن مرد اور مومن عورتیں، یہ سب بھی ایک دوسرے کے رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے اور بُرائی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسُولؐ کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ بہت جلد رحم فرمائے گا، یقیناً اللہ غالب اور حکیم و دانا ہے۔ ان مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ نے ایسے باغوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ہمیشہ پُر بہار رہنے والے اِن باغوں میں ان کے لیے پاکیزہ مکان ہوں گے، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی خوشنودی اُنھیں حاصل ہو گی۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ ۹۶

اے شہرِ مدینہ کے وہ لوگو، جو میرے ہم راہ رُومیوں سے لڑنے جانے کے لیے تیّار نہیں ہو تم لوگوں کے وہی اطوار اور وہی رنگ ڈھنگ ہیں جو تم سے پہلے اپنے نبیوں اور رسولوں کے سامنے مخاطب لوگوں کے تھے۔ وہ قوت و شوکت میں تم سے زیادہ طاقت و قوت والے اور تم سے بڑھ کر مال اور اولاد والے تھے۔ پھر نبیوں کی پکار سے روگردانی کر کے وہ دنیا میں اپنے حصّہ کے مزے لُوٹ گئے اور تم بھی اسی طور اپنے حصّہ کے مزے لوٹ رہے ہو جیسے انہوں نے لیے تھے، اور ویسی ہی بکواس تم بھی کر رہے ہو جیسی انھوں نے کی تھی، سو یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں تلف کر دیے گئے، برباد ہو گئے، اور یہی خسارے میں ہیں۔ کیا اِن لوگوں کو زمین پر اپنے سے پہلے گزر جانے والے اور برباد ہو جانے والے لوگوں کی سرگزشت نہیں پہنچی؟ قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور اہل مدین اور اہل مؤتفکات (الٹی ہوئی بستیوں کے رہنے والوں) کی، اُن کے رسُول ان کے پاس کُھلی کُھلی نشانیاں لے کر آئے، پھر اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ آپ ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے۔

ایمان کے جھوٹے دعوے داروں (منافقین) کے بارے میں جان لیا، اب صادق القول ایمان والوں کی بابت سنو! مومن مرد اور مومن عورتیں، یہ سب بھی ایک دوسرے کے رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے اور بُرائی سے روکتے ہیں، پابندیِ وقت، خشوع و خضوع کے ساتھ سوسائیٹی میں نماز کے نظام کو قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسُولؐ کی بلاچون وچرا اطاعت کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ بہت جلد رحم فرمائے گا، یقیناً اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے۔ ان مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ نے ایسے باغوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ہمیشہ پُر بہار رہنے والے اِن باغوں میں ان کے لیے پاکیزہ مکان ہوں گے، اور انعامات میں سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی خوشنودی انہیں حاصل ہو گی۔ یہی حقیقی اور بڑی کامیابی ہے۔ ۹۶

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ اغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾	اے نبیؐ، کفّار اور منافقین کے ساتھ جہاد کرتے رہو اور سختی سے پیش آؤ، آخر کار ان کا ٹھکانا جہنّم ہے اور وہ رہنے کے لیے بدترین جگہ ہے۔

اے نبیؐ، کفّار اور منافقین دونوں کا پوری قوت سے مقابلہ کرو اور ان کے ساتھ جہاد کرو اور سختی [i] سے پیش آؤ، آخر کار ان کا ٹھکانا جہنّم ہے اور وہ رہنے کے لیے بدترین جگہ ہے۔

ایک حقیقی اسلامی سوسائیٹی میں جہاں زندگی کے تمام معاملات میں اسلام غالب قوت ہو، ایوانوں اور عدالتوں میں اسلام ہو اور جہاں جنرل ہوں یا کمشنر، وزیر اور سکریٹری سب ہی فرائض کو پورا کرنے والے معروف پر عامل اور منکر سے بچنے والے ہوں اور منافقین اقلیت میں ہوں، وہاں منافقین کو راہِ راست پر لانے اور مخلصین کو اُن کے جال میں پھنسنے سے بچانے کے لیے اوپر بیان کردہ نسخہ بخوبی کام کرتا ہے، لیکن جب اسلام مغلوب ہو جائے، منافقین اور بدعتی اکثریت میں ہوں، تاویلات کے ذریعے سابق اہلِ کتاب امتوں کی مانند شرک عقائد میں در آئے تو اہلِ ایمان کو وہ حقیقی مومن بننے کی سعی وجہد کرنی ہوتی ہے جس کا نقشہ آیت ۷۱ میں کھینچا گیا ہے۔ اسلام کی غربت کے دور میں جسے اسلام کو غالب کرنے کی آرزو نہ ہو وہ حقیقی مومن ہی نہیں ہے۔ مومن جو اسلام کو غالب رکھنے کی آرزو رکھتے ہیں اُنھیں اپنے تزکیہ نفس، تعمیر سیرت، حصول علم، اصلاحِ معاشرہ اور اشاعت دین کے لیے مضبوط باہمی ربط اور ایک دوسرے کی دینی و دنیاوی مدد کرنی لازم ہوتی ہے۔ ابھی تبوک کی تیاری ہے منافقین پر کچھ گفتگو ہو گئی، جنگ کے دوران اِن کا روّیہ سامنے آئے گا اور پھر جنگ کے بعد اِن کی سختی سے بازپرس ہو گی اور منافقین کے معاشرے میں مومنین کے کام پر گفتگو جاری رہے گی۔

---

i کلام مجید کا یہ کہنا کہ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ یعنی "اُن پر سخت ہو جاو" منافقین سے سختی سے پیش آنے کی تشریح ہم تفہیم القرآن سے پیش کر رہے ہیں:

" سخت برتاؤ سے مراد یہ نہیں ہے کہ ان سے جنگ کی جائے بلکہ اُنھیں کھلم کھلا بے نقاب کیا جائے، علانیہ اُن کو ملامت کی جائے، سوسائٹی میں اُن کے لیے عزت و اعتبار کا کوئی مقام باقی نہ رہنے دیا جائے، معاشرت میں اُن سے قطع تعلق ہو، جماعتی مشوروں سے اُنھیں الگ رکھا جائے، عدالتوں میں اُن کی شہادت غیر معتبر ہو، عہدوں اور مناصب کا دروازہ اُن کے لیے بند رہے، محفلوں میں اُنھیں کوئی منہ نہ لگائے، ہر مسلمان اُن سے ایسا برتاؤ کرے جس سے اُن کو خود معلوم ہو جائے کہ مسلمانوں کی پوری آبادی میں کہیں بھی اُن کا کوئی وقار نہیں اور کسی دل میں بھی اُن کے لیے احترام کا کوئی گوشہ نہیں۔ پھر اگر اُن میں سے کوئی شخص کسی صریح غداری کا مرتکب ہو تو اس کے جرم پر پردہ نہ ڈالا جائے، نہ اسے معاف کیا جائے، بلکہ علیٰ رؤس الاشہاد اُس پر مقدمہ چلایا جائے اور اُسے قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہی بات ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے اس مختصر سے حکیمانہ فقرے میں بیان فرمایا ہے کہ من وقر صاحب بدعة فقد اعان علیٰ ھدم الاسلام جس شخص نے کسی صاحبِ بدعت کی تعظیم و توقیر کی وہ دراصل اسلام کی عمارت ڈھانے میں مددگار ہوا"۔

☆☆☆☆☆